Green Island Youth Forum

GIYFPAKISTAN

VISIT OUR WEBSITE

JOIN WHATSAPP GROUP

MAIL US

SUBSCRIBE TO OUR CHANNEL

FOLLOW US ON VIMEO

021-32253606

FOLLOW US ON INSTA

امام جعفر صادق علیہ السلام

امام صادق علیہ السلام کی ولادت ۱۷ ربیع الاؤل ۸۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور ۲۵ شوال ۱۴۸ ہجری میں شہید ہوئے، اس طرح آپ علیہ السلام کی عمر ۶۶ سال تھی۔ حضرت امام صادق علیہ السلام نے ۱۲سال اپنے جد بزرگوار کے زیر سایہ گزارے جبکہ ۱۹سال اپنے والد محترم کے ساتھ زندگی کی اور ۳۴ سال خود ان کا دور امامت رہا ہے۔ ان کی امامت، خلافت ہشام بن عبد الملک، ولید بن یزید بن عبد الملک، یزید بن ولید بن عبد الملک معروف بہ ناقص، ابراہیم بن ولید اور مروان حمار کے ہم عصر قرار پائی جس کے بعد خلافت بنو امیہ کے ہاتھ سے نکل کر بنو عباس کے ہاتھ لگ گئی جن کے عباس سفاح کے بعد منصور دوانیقی کے عصر کو بھی امام علیہ السلام نے دیکھا اور آخر میں اسی منصور دوانیقی کے زہرِ جفا سے امام علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی، جس کے بعد امام علیہ السلام کو مدینہ میں اپنے آباء و اجداد کے ساتھ قبرستان بقیع میں دفنایا گیا۔

(صدوق، الاعتقادات، ۱۴۱۳ق، ص ۹۸)۔

اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آياتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ إِنْ كانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُبِينٍ (جمعہ ۲)

ترجمہ: اللہ ہی وہ ذات ہے کہ جس نے ان پڑھ لوگوں میں سے ایک پیغمبر کا انتخاب کیا جو ان کو قرآن کی تلاوت سناتا، اور قرآن و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالی بعثت پیغمبر ﷺ کا ہدف، لوگوں کا تزکیہ اور ان کی تعلیم بتاتا ہے اور یقینا یہی ہدف ان کے جانشینوں کا بھی تھا لیکن جب جب خلافت اہلبیتِ پیغمبر ﷺ سے چھین لی گئی تو اہلبیت علیہم السلام کو معاشرے سے دور رکھا گیا جس کے نتیجے میں مسلمانانِ عالم علمی اور عملی تربیت سے محروم ہوتے گئے لیکن جب بنو امیہ اور بنو عباس میں خلافت کی کشمکش چلی تو اس فرصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امام باقر علیہ السلام نے کچھ مدت اور پھر امام صادق علیہ السلام نے کھل کر، پیغمبر اکرم ﷺ کے ہدف یعنی معاشرے کی تربیت و

تعلیم پر بھرپور توجہ دیتے ہوئے ایک وسیع اسلامی یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا، جس میں علوم عقلی اور نقلی کے مختلف شعبوں کی کلاسیں ہوتی جس میں ہشام بن حکم، محمد بن مسلم، ابان بن تغلب، ہشام بن سالم، مفضل بن عمر، جابر بن حیان ... جیسے شاگردوں کی تربیت کی جن کی تعداد تقریبا چار ہزار نفر کی تھیں۔

امامؑ کے دور میں مختلف مذہبی فرقے (معتزلۃ، جبریۃ، مرجۃ، غلات) معرض وجود میں آچکے تھے۔ جو اپنے مذہبی انحرافات کی پرچار کے ساتھ ساتھ شبہات اور اشکالات کے ذریعے لوگوں کے عقائد کو خراب کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ امام صادقؑ نے ان تمام مکاتب فکری کا مقابلہ کرنے کے علاوہ، حقیقی اسلام کا دفاع اور ترویج بھی کی جس کے لیے مراکز علمی میں ہر شعبے کے باصلاحیت افراد کی تربیت کے ذریعے مذہب کا ابلاغ اور مناظروں کی شکل میں اس کا دفاع کیا۔(سیرۃ پیشوایان/355)۔

مثلاامام باقرؑ اور امام صادقؑ کے دور میں غالیوں کی فعالیت اپنے عروج پر تھی، وہ غلو کے ذریعے، آئمہؑ کے لیے مقام ربوبیت کے قائل تھے ایسے میں امام صادقؑ نے شدت سے غلو کا انکار اور لوگوں کو ان کی ہم نشینی سے منع فرمایا اور ان کو کافر و مشرک جانتے تھے اسی لیے شیعوں کو ان سے ہاتھ تک ملانے سے منع فرماتے تھے۔ (رجال الکشی، ۱۴۰۹ق، ص۳۰۰) چنانچہ امام صادقؑ نے شیعہ جوانوں کو اس انحرافی فکر سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا: ہوشیار رہیں کہ کہیں غالی تمہارے جوانوں کو خراب نہ کریں۔ وہ خدا کے بدترین دشمن ہیں جو خدا کی عظمت کو گھٹاتے ہیں اور بندگان خدا کے لیے ربوبیت کے قائل ہوتے ہیں۔ (شیخ طوسی، امالی، ۱۴۱۴ق، ص۶۵۰) اسی طرح جب ابو حنیفہ نے قیاس کا بازار گرم کیا تو اس کو اس انحرافی فکر سے باز رکھنے کے لیے کئی دفعہ اس نظریے پر خط بطلان کھینچا۔ امامؑ کو اللہ تعالی نے یہ سنہری موقع فراہم کیا کہ وہ حقیقی اسلام جو پیغمبر اکرمﷺ اور امیر المومنینؑ سے ہوتے ہوئے امام صادقؑ تک پہنچا تھا۔ اس کے تمام پہلوؤں پر کھل کر بحث کر سکے اور اس کے فقہی خدوخال کو بھی روشن کرے

یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے مذہب کو ان سے نسبت ہو گئی اور فقہ جعفری کہا جانے لگا۔ ہم یہاں پر مختصرا فقہ جعفریہ کے امتیازات بیان کرتے ہیں :

۱-امام صادق علیہ السلام کی فقہ، فقط ان کی نہیں بلکہ تمام آئمہ علیہم السلام کی فقہ کا مجموعہ ہے یعنی امام صادق علیہ السلام فقہ جعفری کے موسس نہیں بلکہ مجدد ہیں۔

۲-امام جعفر صادق علیہ السلام باقی فقیہوں کی طرح کے مجتہد نہیں تھے جو علوم کسبی اور ظنی کے مالک ہوں بلکہ وہ علمِ لدنی کے مالک تھے ،جو واقعات کو بیان فرماتے تھے۔

۳-اہل بیت علیہم السلام سے تمسک، فقط ان کی ذاتی صلاحیت کی بناپر نہیں بلکہ وصیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بناپر ہوتا ہے، جو حدیث ثقلین سے ثابت ہے۔

۴-امام صادق علیہ السلام، امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے استاد تھے اور استاد کے ہوتے ہوئے شاگرد کی پیروی خلاف عقل ہے۔

۵-فقہ جعفریہ کا مدرک، قرآن، عقل، سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام ہے، جن کو اللہ نے مفسران قرآن بنا کر بھیجا۔

٦-فقہ جعفری میں قیاس کی ضرورت اس لیے بھی نہیں کہ ہر نئے درپیش مسائل کے لئے ہر دور میں ایک معصوم ہوتا ہے جو اس کا حل بتاتا ہے۔۔۔

ہم مقالے کا اختتام، امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس وصیت پر کرتے ہیں جو آپ علیہ السلام نے اپنے شیعوں کے نام کی اور فرمایا: «إِنَّهُ لاَ يَنَالُ شَفَاعَتَنَا مَنِ اسْتَخَفَّ بِالصَّلاَةِ»۔ (الکافی، ج3، ص 270)۔ترجمہ: ہماری شفاعت اس شخص کو نصیب نہیں ہو گی جو نماز کو اہمیت نہ دیتا ہو۔ اللہ تعالی ہم سب کو نماز گزار بننے اور نماز گزاروں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

مقالہ نویس: شیخ غلام مھدی حکیمی